(S_1998_1_225_231)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 1 ایس سی آر

مطیاہ شیکھر

بنام

نیسمونی ٹی پی ٹی ۔کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر

1 ستمبر 1998

(کے ۔وینکٹاسوامی اور اے ۔ پی ۔مشرا، جسٹسز)

موٹر وہیکل ایکٹ، 1939:

موٹر حادثہ -معاوضہ -مقدار -ٹیکسی میں سفر کرنے والے مسافر کو بس نے ٹکر ماردی ۔اسے سات چوٹیں آئیں جن میں دائیں کولہے کا مستقل انحطاط ، بائیں آنکھ میں 60 فیصد بینائی کا نقصان اور بائیں کان میں 50 فیصد سماعت کا نقصان شامل ہے ۔حادثے کے وقت ان کی عمر 25 سال تھی اور کچھ عرصہ وکیل کی پریکٹس کرنے کے بعد انہوں نے ایم ایل کورس جوائن کیا تھا ۔بھارت میں علاج کی مناسب سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ان کا نیویارک میں علاج ہوا ۔ایکسیڈنٹ کلیمز ٹریبونل نے اس وقت اس کی آمدنی 1,000 روپے ماہانہ بتانے کے بعد، 1,76,000 روپے کا معاوضہ دیا -مقدمے کے حالات میں، متاثرہ کو صرف معاوضہ نہیں دیا گیا -منعقد، کیس کے حالات میں، متاثرہ کو صرف معاوضہ نہیں دیا گیا لہٰذا، سپریم کورٹ کی طرف سے 3 لاکھ روپے کی اضافی رقم اور معاوضے کی بڑھی ہوئی رقم جس پر دعویٰ کی درخواست کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک 12 فیصد سالانہ شرح سود برداشت کی جائے گی -موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 ۔

درخواست گزار ایک ٹیکسی میں سفر کر رہا تھا، جسے مدعا علیہ کارپوریشن کی ایک بس نے ٹکر ماردی ۔ درخواست گزار کو سات چوٹیں آئیں جن میں دائیں کولہے کی مستقل انحطاط ، بائیں آنکھ میں 60 فیصد بینائی سے

محرومی اور بائیں کان میں 50 فیصد سماعت سے محرومی شامل ہیں۔ حادثے کے وقت درخواست گزار کی عمر 25 سال تھی اور وکیل کے طور پر پریکٹس کرنے کے بعد انہوں نے ایم ایل کورس میں شمولیت اختیار کی تھی۔ چونکہ ہندوستان میں علاج کی کوئی مناسب سہولت نہیں تھی، لہذا اپیل کنندہ کا نیویارک میں علاج ہوا۔

درخواست گزار نے موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹربیونل کے سامنے 5,06,091 روپے کے معاوضے کا دعویٰ کیا۔ تاہم ٹربیونل نے اس مرحلے پر وکیل کے طور پر اپیل گزار کی آمدنی کا تخمینہ لگانے کے بعد 1,76,000 روپے ماہانہ کا معاوضہ دیا۔ عدالت عالیہ نے اس فیصلے کی توثیق کی۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1۔ معاملے کے حقائق کے مطابق، اپیل کنندہ کو مناسب معاوضہ نہیں دیا گیا تھا جس کا وہ حقدار تھا۔ لہذا ٹربیونل کی جانب سے دی جانے والی رقم کے علاوہ 3 لاکھ روپے کی اضافی رقم بھی دی جاتی ہے۔ معاوضے کی یہ بڑھی ہوئی رقم 12 فیصد سالانہ کی شرح سے سود برداشت کرے گی۔ دعویٰ کی درخواست کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک [B-231]

ششندرا لہری بنام یونیسیف، [1997] 11 ایس سی او 446 پر انحصار کرتے تھے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13391 آف 1996۔

1990 کے ایم۔ ایف۔ اے۔ نمبر 712 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 30.10.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

سے

دیوانی اپیل نمبر 13385 آف 1996۔

درخواست گزار کی طرف سے پی۔ایس۔پوٹی اور محترمہ مالنی پوڈووال۔

جواب دہندگان کے لئے میسرز ار پوتھم،اروناا اینڈ کمپنی کے لئے اے۔ماریا پوتھم۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

کے۔وینکٹا سوامی، جسٹس، دیوانی اپیل نمبر 13391/86:

داخلے کے مرحلے میں اپنی اپیل مسترد ہونے سے ناراض اپیل کنندہ، جسے 10.8.84 کو پیش آنے والے ایک موٹر حادثے میں شدید چوٹیں آئی تھیں، نے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

درخواست گزار اپنی ماں، بھائی اور بھابھی کے ساتھ 10.8.84 کو نگر کوئل سے تریوندرم جانے والی ٹیکسی میں سفر کر رہے تھے۔مخالف سمت سے آنے والی مدعاعلیہ کارپوریشن کی ایک بس بیل گاڑی کو اوورٹیک کرنے کی کوشش کے دوران ٹیکسی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں ڈرائیور اور اپیل کنندہ کی والدہ کی موت ہو گئی۔اپیل کنندہ سمیت دیگر مکینوں کو چوٹیں آئیں۔درخواست گزار نے موٹر ایکسیڈنٹ کلیمز ٹربیونل تریوندرم کا رخ کیا اور معاوضے کے طور پر 5,06,091 روپے کا مطالبہ کیا۔حادثے کے وقت ان کی عمر تقریبا 25 سال تھی اور کچھ عرصے تک وکیل کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد انہوں نے مدراس یونیورسٹی میں ایم ایل کورس کرنے کے لئے درخواست دی اور نشست حاصل کی۔انہیں تمام سات چوٹیں آئیں جن میں دائیں کولہے کی منتقلی، سر میں چوٹ اور بائیں آنکھ اور کان میں چوٹ شامل ہے۔ابتدائی طور پر انہیں علاج کے لئے تریوندرم کے میڈیکل کالج ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا تھا اور وہاں سے ڈسچارج ہونے کے بعد انہیں مزید علاج کے لئے دوبارہ مدراس جنرل ہاسپٹل میں داخل کرایا گیا تھا۔یہ اپیل کنندہ کا دعویٰ تھا کہ اس کا علاج بائیں کیروٹیڈ کیورنس فسٹولا کے لئے کیا جانا تھا۔ایک ایسی حالت جس میں غبارے کی ایمبولائزیشن کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔درخواست گزار کے مطابق مذکورہ علاج ہندوستان میں دستیاب نہیں تھا اور اس کے بھائی، جو امریکہ کے نیویارک میں پریکٹس کر رہے تھے، نے اپیل گزار کو علاج کے لئے وہاں جانے کے لئے کہا۔اس کے مطابق وہ امریکہ چلے گئے اور وہاں ان کا علاج ہوا۔تریوندرم میڈیکل کالج ہاسپٹل کے نیوروسرجری

ڈپارٹمنٹ کے سربراہ نے بائیں آنکھ میں 60 فیصد بینائی اور بائیں کان میں 50 فیصد سماعت کے نقصان کا اندازہ لگانے کے لیے معذوری کا سرٹیفکیٹ دیا۔انہوں نے یہ بھی رائے دی کہ دائیں کولہے کی منتقلی مستقل ہے۔ان تمام عوامل کو اپنی کلیم پٹیشن میں لاتے ہوئے انہوں نے 5,06,091 روپے کا دعویٰ کیا۔

ٹریبونل کا موقف تھا کہ نیویارک کے سفری اخراجات اور نیویارک کے اسپتال میں طبی اخراجات کے دعوے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے جس سے پتہ چلتا ہوکہ اس طرح کے علاج کے لئے ہندوستان میں سہولیات دستیاب نہیں ہیں۔ٹریبونل نے نیوروسرجری ڈپارٹمنٹ کے سربراہ کی جانب سے دیئے گئے معذوری سرٹیفکیٹ اور دیگر عوامل کا حوالہ دینے کے بعد ایک لاکھ 76 ہزار روپے کا معاوضہ دیا۔

ٹریبونل کی جانب سے دیے گئے معاوضے کی معمولی رقم سے ناراض اپیل کنندہ نے ایم ایف اے نمبر 712/90 میں کیرالہ عدالت عالیہ میں اپیل کرنے کو ترجیح دی۔بدقسمتی سے درخواست گزار کی اپیل ٹیکسی میں سوار دیگر زخمی افراد اور متوفی کے قانونی نمائندوں کی جانب سے دائر اپیلوں کے ساتھ قبولیت کے لیے سامنے آئی۔کیرالہ عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے داخلے کے مرحلے پر تمام اپیلوں کو سرسری طور پر خارج کر دیا۔ لٰہذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

درخواست گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل نے نیوروسرجری ڈپارٹمنٹ کے سربراہ کی جانب سے جاری کردہ معذوری کے سرٹیفکیٹ اور نیویارک کے ایک ڈاکٹر کی جانب سے مدراس میں امریکی قونصل خانے کو لکھے گئے خط پر انحصار کیا تاکہ اپیل کنندہ کو امریکہ میں اپنے علاج کے لئے ضروری ویزا حاصل کرنے کے قابل بنایا جاسکے اور ڈاکٹر کی طرف سے دیئے گئے زبانی ثبوت، معذوری کا سرٹیفکیٹ دینے والے نے کہا کہ ڈویژن بنچ کے نتائج کی حمایت نہیں کی جاسکتی۔سینئر وکیل کے مطابق درخواست گزار نے اپنے کیس کو ثابت کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے کہ نیویارک میں اس کا علاج اس وقت ہندوستان میں دستیاب نہیں تھا اور اس سلسلے میں درخواست گزار کے دعوے کو توڑنے کے لئے مدعا علیہان کی طرف سے ذرہ برابر بھی ثبوت نہیں ہے۔کسی بھی صورت میں، فاضل سینئر وکیل کے مطابق، یہ مدعا علیہ کا کام نہیں تھا کہ وہ یہ بتائے کہ زخمی کو کس قسم کے علاج سے گزرنا ہے۔یہ بھی دلیل دی گئی کہ نہ تو ٹریبونل اور نہ ہی عدالت عالیہ کے پاس اپیل

کنندہ کے ذریعہ پیش کردہ ثبوتوں پر یقین کرنے کے لئے کوئی مواد ہے۔مدعاعلیہ کارپوریشن کی جانب سے کوئی مثبت ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کے سینئر وکیل کی یہ دلیل تھی کہ عدالت عالیہ کو اپیل کنندہ کے دعوے کے مطابق معاوضے کی اجازت دینی چاہیے تھی۔

اس کے برعکس مدعاعلیہ کارپوریشن کے وکیل نے کہا کہ عدالت عالیہ نے ثبوتوں کو صحیح طریقے سے سراہا ہے اور عدالت عالیہ نے حقیقت میں پایا ہے کہ 1,76,000 روپے کا انعام زیادہ تھا۔انہوں نے معذوری کا سرٹیفکیٹ دینے والے ڈاکٹر کے زبانی ثبوت کی طرف بھی ہماری توجہ مبذول کرائی۔

ٹریبونل کے فیصلے اور عدالت عالیہ کے فیصلے کا مطالعہ کرنے کے بعد، ہمارا خیال ہے کہ اپیل کنندہ کو معاملے کے حقائق پر مناسب معاوضہ نہیں دیا گیا تھا، جس کا وہ حقدار تھا۔معذوری کے سرٹیفکیٹ کو عدالت عالیہ نے صرف اس بنیاد پر مکمل طور پر قبول نہیں کیا تھا کہ سرٹیفکیٹ دینے والے ڈاکٹر کو بائیں آنکھ میں بینائی اور بائیں کان میں سماعت سے محرومی کے سلسلے میں اس طرح کا معذوری سرٹیفکیٹ دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ہم نے معذوری کا سرٹیفکیٹ دینے والے ڈاکٹر کے شواہد کا مطالعہ کیا ہے، اور انہوں نے اپنے ثبوت میں اس طرح زور دیا ہے:

"اس سرٹیفکیٹ کو جاری کرنے سے پہلے میں نے ایم سی ایچ کے نیورولوجسٹ کی رپورٹ دیکھی۔متعلقہ محکمے اپنی رپورٹ بھیجیں گے۔میں نے مریض کو آپتھالک ہاسپٹل اور ای این ٹی اسپیشلسٹ، ایم سی ایچ، تریوندرم بھیج دیا۔ای این ٹی نے اسے ضرور دیکھا ہوگا۔اس کے ساتھ آڈیومیٹری کی گئی تھی۔میں نے اس کی بصیرت کا جائزہ نہیں لیا۔آپتھالمولوجسٹ نے اس کی بصارت کا جائزہ لیا۔اسے بہت پریشانی تھی۔بنیادی طور پر ڈیپلوپیا۔ڈیپلوپیا کی نوعیت کے بارے میں صرف آنکھوں کے سرجن ہی وضاحت کرسکتے ہیں۔آڈیومیٹری کی گئی اور ای این ٹی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ایک رپورٹ دی گئی، جب میں کسی مریض کا علاج کروں گا تو میں اکیلا معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کروں گا۔دیگر محکمے ان کے ذریعہ کئے گئے علاج کے بارے میں رپورٹ جاری کریں گے۔میں نے دوسرے محکموں کی طرف سے جاری کردہ معذوری کا کوئی سرٹیفکیٹ نہیں دیکھا ہے۔علاج کرنے والے یونٹ کے سربراہ کی حیثیت سے نیورولوجسٹ

معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرسکتا ہے۔ایک کان میں سماعت کا 60 فیصد نقصان ہوتا ہے۔ ویژن کے حوالے سے بھی میں نے رپورٹ دیکھی ہے۔آپ آنکھ اور کان کے بارے میں معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے اہل نہیں ہیں (سوال) درست نہیں (جواب) آرتھوپیڈک سرجن ایم سی برڈ اسکیل کی بنیاد پر جسم کے ہر نظام کے حوالے سے معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے اہل ہیں۔اس کا بائیں کولہے پر اثر پڑا ہے۔اس کے بائیں طرف کے آپٹیکل اعصاب کو نقصان پہنچا تھا۔میرا مطلب ہے دوسرا کرینیل اعصاب۔سرٹیفکیٹ میں اس کا ذکر نہیں تھا۔جب مکمل نقصان ہوتا ہے، تو ہر وجہ کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے. میں کہتا ہوں کہ آپ نے 50 فیصد معذوری (کیو) کا اندازہ لگانے کی وجوہات کا ذکر نہیں کیا ہے۔میں نے سرٹیفکیٹ میں وجوہات بیان کی ہیں۔میں کہتا ہوں کہ دوسرے محکموں سے رپورٹ حاصل کیے بغیر آپ نے سرٹیفکیٹ (سوال) نمبر (جواب) جاری کیا ہے۔

ثبوتوں کو منصفانہ طور پر پڑھنے پر، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے معذوری کے سرٹیفکیٹ کی درستگی پر شک کرنے کا جواز پیش نہیں کیا تھا۔اس کے علاوہ، یہ ریکارڈ پر ہے کہ فسٹولا کے غبارے ایمبولائزیشن کے ذریعہ ٹلی ٹریٹمنٹ ہندوستان میں دستیاب نہیں تھا۔

نیو یارک یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن کے اسٹنٹ پروفیسر کلینیکل نیوروسرجری نے امریکی قونصل یٹ مدراس کے نام اپنے خط میں کہا ہے:

مسٹر متھیا شیکھر ایک 27 سالہ ایشیائی ہندوستانی نوجوان ہیں جو اگست 1984 میں ہندوستان میں ایک بڑے آٹو موبائل حادثے میں ملوث تھے۔اس حادثے میں ان کی والدہ ہلاک ہو گئیں اور مسٹر متھیا شیکھر خود بھی متعدد زخمی ہوئے۔انہیں سر میں چوٹ، بینائی میں کمی اور بائیں آنکھ کے ابھرنے کی شکایت کے ساتھ مدراس کے گورنمنٹ جنرل ہاسپٹل میں پیش کیا گیا۔معائنے سے پتہ چلا کہ بصری شدت میں واضح طور پر کمی آئی ہے، دھڑکنے والی پروپٹوسس اور بائیں آنکھ میں چوٹ آئی ہے۔دماغی انجیوگرام نے واضح طور پر کیروٹیکو- کیورنس فسٹولا کی موجودگی کو ظاہر کیا۔

اس حالت کا جدید علاج فسٹولا کی انٹرا آرٹیریل بیلون ایمبولائزیشن ہے، جس سے کیروٹیڈ شریان کو بچایا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ کار ہندوستان میں دستیاب نہیں ہے۔ مدراس میں وہ صرف ایک ہی طریقہ کار پیش کر سکتے تھے، وہ کیروٹیڈ لگیشن تھا، جو علاج نہ ہونے کے علاوہ خطرناک ہے اور سارس جیسی تباہ کن پیچیدگیوں کا سبب بن سکتا ہے۔

میں نے مدراس سے ان کے تمام میڈیکل ریکارڈ اور انجیوگرام کا جائزہ لیا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ انہیں بیلون ایمبولائزیشن کے لئے امریکہ آنا چاہئے۔ میں نیو یارک یونیورسٹی میڈیکل سینٹر میں اس عمل کے لئے تمام انتظامات کرسکتا ہوں۔ مریض کے بھائی، ڈاکٹر متھیا سوکمارن، نیو یارک میں پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر ہیں اور تمام اخراجات برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔

میں درخواست کرنا چاہوں گا کہ مریض کو نابینا پن، فالج، دماغی ہیمرج یا یہاں تک کہ موت جیسی ناقابل تلافی پیچیدگی پیدا ہونے سے پہلے جتنی جلدی ممکن ہو ویزا جاری کیا جائے۔

ٹریبونل اور عدالت عالیہ دونوں نے اپیل کنندہ کے نیو یارک کے سفر کے دعوے اور نیو یارک میں اس کے علاج کے اخراجات کو مسترد کرتے ہوئے اس کو مناسب اہمیت نہیں دی۔ جیسا کہ درخواست گزار کے سینئر وکیل نے درست طور پر نشاندہی کی ہے، مدعا علیہ کارپوریشن کی طرف سے زبانی یا دستاویزی ثبوت پیش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ یہ سہولت ہندوستان میں دستیاب ہے۔ اس کے باوجود عدالت عالیہ کا یہ موقف درست نہیں ہے کہ اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کو علاج کے لیے نیو یارک جانے کے بارے میں کبھی مطلع نہیں کیا اور وہ کارپوریشن پر بیرون ملک علاج کے اخراجات کا بوجھ نہیں ڈال سکتا۔ کسی بھی چیز نے زخمی شخص کو ٹارٹفیسر کی وجہ سے ہونے والی معذوری سے صحت یاب ہونے کے لئے بہترین دستیاب طبی سہولیات حاصل کرنے سے نہیں روکا۔ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ درخواست گزار کی عمر 25 سال تھی اور حادثے کے وقت وہ ایم ایل کورس کا طالب علم تھا اور وہ حادثے اور مستقل معذوری کی وجہ سے ایم ایل کورس مکمل نہیں کرسکا۔ ٹریبونل نے پایا ہے کہ وہ ابتدائی مرحلے میں قانون کے ماہر کے طور پر کم از کم 1000 روپے ماہانہ کما سکتے تھے۔

اس مرحلے پر ہم اس عدالت کے ایک حالیہ فیصلے کا حوالہ دے سکتے ہیں جس میں ششند رلالتری بنام یونیسیف اور دیگر، [1997] 11 ایس سی سی 446 شامل ہیں۔ اس معاملے میں، ایک 17 سالہ لڑکا اور بی کام کا ایک طالب علم، 6.1.77 کو پیش آنے والے ایک موٹر حادثے میں متعدد زخمی ہو گئے۔ اسے اپنی دائیں ٹانگ کو تین انچ تک چھوٹا کرنے کی مستقل معذوری کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ زخمی نے اس کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھی اور ایک اچھا تعلیمی کیریئر رہے ہے۔ اس معاملے میں ٹریبونل نے صرف 33,000 روپے کی رقم دی جبکہ دعویٰ 6,00,000 روپے تھا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اس رقم کو بڑھا کر 58,000 روپے کر دیا۔ اس عدالت نے مزید اپیل پر موقف اختیار کیا کہ حادثے کے وقت اپیل کنندہ کی عمر اور اس کے اچھے تعلیمی کیریئر کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے موٹر حادثے کے نتیجے میں اس کی مستقل معذوری کا اس کے مستقبل کے امکانات پر پڑنے والا منفی اثر عدالت عالیہ کے اندازے سے کہیں زیادہ ہے۔ اس بنیاد پر عدالت نے عدالت عالیہ کی جانب سے دی گئی رقم کے علاوہ مزید 4 لاکھ روپے کی رقم کا بھی حکم دیا۔ [زور دیا گیا]

مذکورہ بالا اصول کو اس معاملے کے حقائق پر لاگو کرتے ہوئے ہمیں عدالت عالیہ کے ذریعہ تصدیق شدہ ٹریبونل کے ذریعہ دی گئی رقم کے علاوہ 3 لاکھ روپے کی رقم دینے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی ہے۔ معاوضے کی اس بڑھی ہوئی رقم پر کلیم پٹیشن کی تاریخ سے ادائیگی کی تاریخ تک 12 فیصد سالانہ کی شرح سے سود برداشت کیا جائے گا۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری دی جاتی ہے، بنا لاگت کے۔

دیوانی اپیل نمبر 13385/96:

اس اپیل کو ایم۔ایف۔اے۔نمبر 712/90 میں نظر ثانی درخواست کے فیصلے کے خلاف ترجیح دی گئی ہے۔ ایم۔ایف۔اے۔نمبر 712/90 کے خلاف اپیل نمٹانے کے پیش نظر یہ اپیل بھی اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم دیے بغیر نمٹا دی جائے گی۔

وی ایس ایس

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔